مکۃ المکرمۃ

مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز

ہیں نقش اپنے دل پہ نقش و نگارِ مکہ
آنکھوں کے سامنے ہے رنگِ بہارِ مکہ

عنبر سے مُشک سے ہے افضل غبارِ مکہ
جنّت سے پُر فضا تر ہے رہگزارِ مکہ

سرچشمۂ تجلّی لیل و نہارِ مکہ
صد رشکِ باغِ رضواں ایک ایک خارِ مکہ

غارِ حرا ہے تجھ میں اور غارِ ثور تجھ میں
اعزاز ہے یہ تیرا اے کوہسارِ مکہ

فِیہِ مُقامِ ابراھیم اور حطیم اس میں
جس میں صفا و مروہ، وہ ہے دیارِ مکہ

دجّال جس میں ہرگز داخل نہ ہو سکے گا
وہ ہے نواحِ بطحا، وہ ہے حصارِ مکہ

مجبور گر نہ ہوتا میں چھوڑتا نہ تجھ کو
مکّے سے کہہ کے نکلا یہ تاجدارِ مکّہ

مکّے میں ملتزم ہے، مکّہ میں سنگِ اسود
مکّے میں گھر خدا کا وجہِ وقارِ مکّہ

مکّے کی وادیوں میں آتے رہے فرشتے
رشکِ گُلِ گلستاں ہر ایک خارِ مکّہ

سارا جہاں جس سے سیراب ہو رہا ہے
وہ ایک چاہِ زمزم وہ آبشارِ مکّہ

ہر دم برس رہا ہے مکّے میں ابرِ رحمت
ہے مولدِ نبی آخر دیارِ مکہ

صحرا کی سختیوں سے گھبرا نہ اے مسافر
ہے لالہ زارِ جنّت یہ رہگزارِ مکّہ

مال و زر و جواہر جاہ و جلال و حشمت
کیا چیز ہیں دل و جاں ہر شے نثارِ مکّہ

جب تک رہے گی دنیا تب تک رہے گا مکہ
مکّے کا ہے محافظ پروردگارِ مکّہ

زخمی ہیں پاؤں مانا لیکن ہے شوق دل میں
مجھ کو ساتھ لے چل اے شہسوارِ مکّہ

مکّے سے آئے ہیں مکّے کی یاد لے کر
عاجز کے پاس ہے یہ اک یادگارِ مکّہ